ماڈیول نمبر3 — سبق نمبر 18: ہے جستجو کہ خوب سے خوب تر کہاں

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				زندگی کی مہارتیں
		سننا/ بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/قواعد/صنائع بدائع/ اسلوب	سرگرمیاں/ عملی کام
18	ہے جستجو کہ خوب سے خوب تر کہاں (غزل: حالیؔ)	• نئے الفاظ اور محاوروں کو اپنی گفتگو میں استعمال کرنا	• اشعار کو آہنگ اور موزونیت سے پڑھنا	• تشریح و تفہیم	• تراکیب • مجازی معنی • استعارہ	• غزل سرائی • اشعار کو زبانی یاد کرنا

شاعر کے بارے میں

مولانا الطاف حسین حالیؔ 1837 میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔ روزگار کی تلاش میں دہلی آئے۔ 1857 کے انقلاب کے بعد شیفتہ سے تعلق پیدا ہوا اور ان کے بچوں کے معلّم مقرر ہوئے۔ غالب کی شاگردگی اختیار کی۔ حالیؔ نے اردو نظم میں نیا پن پیدا کیا اور غزل میں نئی راہ نکالی۔ مقدمہ شعروشاعری ان کی ایک اہم کتاب ہے۔ ان کی غزلوں میں تغزل، سادگی اور شگفتگی ہے۔ سلاست، روانی اور بے ساختگی ان کی غزلوں کی اہم خصوصیات ہیں۔

اشعار کا مفہوم

- ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
  اب ٹھیرتی ہے دیکھیے جا کر نظر کہاں

انسان کی فطرت ہے کہ وہ بہتر سے بہتر کی تلاش میں رہتا ہے۔ حالیؔ اسی فطرت کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں کہ ہماری یہ فطرت ہمیں (ہماری نظر کو) کہاں لے جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس فطرت کے تحت انسان نے ترقی کی منزلیں طے کی ہیں اور یہ سفر اب بھی جاری ہے۔

- اِک عمر چاہیے کہ گوارا ہو نیش عشق رکھی ہے آج لذتِ زخم جگر کہاں

نیش عشق یعنی عشق کی تکالیف و مصائب برداشت کرنے کے لیے ایک عمر درکار ہے۔ اس کے لیے ایک لمبی ریاضت اور محنت درکار ہے۔ اور آج کل کے نام نہاد عاشق اس صبر و تحمل کے عادی نہیں، لہٰذا آج زخم جگر اور عشق کی لذت کو سہنے والا کوئی نہیں۔

- ہم جس پر مر رہے ہیں وہ ہے بات ہی کچھ اور
  عالم میں تجھ سے لاکھ سہی تو مگر کہاں

عاشق اپنے محبوب کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس دنیا میں اس جیسے حسین لوگ اور بھی ہیں مگر عاشق جس بات پر مر رہے ہیں وہ (حسن، ناز و ادا وغیر) کچھ اور ہی بات ہے اور وہ بات صرف اس کے محبوب میں ہے دوسرے حسینوں میں نہیں۔

- ہوتی نہیں قبول دعا ترک عشق کی دل چاہتا نہ ہو تو دعا میں اثر کہاں

عشق کو چھوڑنے کی دعا اس لیے قبول نہیں ہوتی کیوں کہ عاشق دل سے نہیں چاہتا کہ یہ دعا قبول ہو۔ محض الفاظ کی ادائیگی دعا کے قبول ہونا کا باعث نہیں ہوتی۔ اس میں دل کی مرضی شامل ہونی ضروری ہے۔ اس لیے ترک عشق کی دعا میں اثر نہیں۔

- حالیؔ نشاط ونغمہ ومئے ڈھونڈتے ہو اب

آئے ہو وقتِ صبح، رہے رات بھر کہاں

نغمہ اور شراب ونشاط کی محفلیں چوں کہ رات کے وقت آراستہ ہوتی ہیں، لہٰذا شاعر کہتا ہے کہ اے حالیؔ تم اس وقت کہاں تھے جب یہ محفل آراستہ تھی۔ اور اب وقتِ صبح آ کر اس محفل کو تلاش کرنے سے کیا حاصل کہ وہ تو رات ہی کو برخاست ہو چکی۔ یعنی وقت گزر جانے کے بعد سوائے افسوس کرنے کے کچھ باقی نہیں رہتا۔

خاص باتیں

- حالیؔ نے اس غزل میں انسانی فطرت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ انسان بہتر سے بہتر کو تلاش کرنے کا جذبہ رکھتا ہے۔
- عاشق کے لیے اس کا محبوب لاکھوں میں ایک ہوتا ہے، یعنی حسن نظر ہی اصل حسن ہے۔
- ایسی ردیف جس میں سوال کا انداز ہو، شعر میں گہرائی اور معنی میں تہہ داری پیدا کر دیتی ہے۔

سمجھنے کی بات

حالیؔ سادگی کے قائل تھے۔ چنانچہ خیالات اور احساسات کے ساتھ الفاظ واسالیب میں بھی سادگی قائم رکھتے تھے۔ بات چیت کے انداز میں فلسفیانہ مضامین ادا کر دیتے تھے۔ نئی تراکیب اور استعاروں سے ان کے اسلوب میں سادگی پیدا ہو جاتی ہے۔

غور کرنے کی باتیں

- پہلے شعر میں خوب سے خوب تر کا فقرہ نیا ہے۔ بڑا شاعر زبان میں نئی تبدیلیاں لاتا ہے اور اس طرح زبان کی خدمت انجام دیتا ہے۔
- نیشِ عشق اور لذت زخم جگر نئی ترکیبیں ہیں۔
- ’’ہم جس پر مر رہے ہیں‘‘ میں، مرنا ایک محاورہ ہے، یعنی ٹوٹ کے چاہنا۔

اپنی جانچ آپ کیجیے:

صحیح جواب کے سامنے ’’ ✓ ‘‘ کا نشان لگایئے۔

1۔ ’’اِک عمر چاہیے‘‘ کے فقرے سے شاعر کی کیا مراد ہے:

(a) مناسب وقت

(b) لمبی عمر

(c) مختصر عمر

2۔ عشق کی ضد کیا ہے؟

(a) نفرت

(b) پیار

(c) دشمنی

3۔ اس غزل کے کس شعر میں وقت کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے؟

4۔ اس غزل میں کون سا شعر آپ کو پسند آیا۔ پسندیدگی کی وجہ بتایئے؟